بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No L 5254 — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲/۱ ؍؍

یوم شنبہ
شعبان ۱۳۷۰ ہجری
فی پرچہ ۱/

جلد ۳۹/۵ | ۱۹ ہجرت ۱۳۳۰ ہش | ۱۹ مئی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱۷

جنگ کوریا
کمیونسٹوں نے اتحادی صفیں چیر دیں

ٹوکیو ۱۸ مئی - آج وسطی محاذ کے مشرقی حصے پر سامنے کے زبردست حملوں سے چینی کمیونسٹ فوجیں متحدہ اقوام کی فوجوں کی صفوں کو چیرتی ہوئی بہت آگے نکل گئیں جس سے جنوبی کوریا کی ایک یونٹ کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ آج اقوام متحدہ کی توپیں سارا دن پیشقدمی کرنے والی کمیونسٹ فوجوں پر شدید گولہ باری کرتی رہیں۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق کمیونسٹوں نے دس لاکھ فوجی لڑائی میں جھونک دیئے ہیں اور ابھی چار لاکھ فوجی محفوظ میں تیار کھڑے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے۔ جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا۔ نہ ماندہ ہوا۔ جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے۔ کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۱-۲۹۰)

عرب ممالک کے شام کو امداد کا یقین دلانے پر امریکہ کو تشویش

واشنگٹن ۱۸ مئی - امریکہ میں عرب ممالک کے شام کو ہر قسم کی امداد کا یقین دلانے پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ امریکہ نے اس سلسلے میں مصر کو ایک مراسلہ بھی لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایسی پالیسی سے مشرق وسطی کے امن اور سلامتی میں خلل واقع ہوگا۔ آج حکومت امریکہ کو اس امر سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ کہ نام نہاد اسرائیلی حکومت کو امریکہ جو مالی امداد دے رہا ہے عرب ممالک اسے مخالفانہ کارروائی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ دوسری طرف یہودی وزیر خارجہ نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر عراق شام کو باقاعدہ فوجی امداد دیتا رہا تو اسرائیل اپنے ریزرو فوجی دستوں میں اضافہ کریں گے۔

دمشق ۱۸ - آج یہاں عرب لیگ کے مندوبوں نے سلامتی کونسل کے اس اقدام پر اطمینان کا اظہار کیا کہ اس نے شام کے دیہات پر یہودی بمباری کو جارحانہ اقدام قرار دیدیا ہے۔

بغداد - حکومت عراق نے ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس وقت تک وہاں اپنی فوجیں رکھے گا جب تک شام کو ان کی ضرورت رہے گی۔

واشنگٹن - آج یہاں امریکہ کو یہ بھی بتا دیا گیا کہ مصر اس وقت تک مشرق وسطی کے منصوبہ قیام امن میں شرکت نہیں کریگا جب تک برطانیہ نہر سویز سے اپنی فوجیں نہیں ہٹائے گا۔

قاہرہ - ایک تازہ ترین خبر کے مطابق مصر اس سال اپنے بجٹ کا ۱۰ فیصدی حصہ فوج میں اضافے پر خرچ کر رہا ہے اس سے قریباً ایک لاکھ افسر اور سپاہی بھرتی کئے جائیں گے۔ بکتر بند اور چھاپہ مار دستے تیار کئے جائیں گے۔ اور انہیں جدید اسلحہ سے مسلح کیا جائے گا۔

حیدر آباد کے نزدیک نیا شہر بسانے کیلئے
مرکز نے ۷۴ لاکھ روپیہ دیا

کراچی ۱۸ مئی - آج سندھ کے رفاہ عامہ کے وزیر نے اس امر کا انکشاف کیا کہ حیدر آباد کے نزدیک مہاجرین کے واسطے ایک نیا شہر آباد کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے مہاجر ٹیکس میں سے حکومت سندھ کو ۷۴ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ آپ نے یہ بتایا کہ یہ شہر دو ہزار ایکڑ زمین پر آباد کیا جائے گا جس میں پچاس ہزار افراد کے رہنے کا انتظام ہوگا۔ اس پر کل ایک کروڑ ۸۷ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ جن میں حکومت سندھ ایک کروڑ مرکزی حکومت سے قرض مانگے گی۔

وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس

کراچی ۱۸ مئی - پاکستانی صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کی دوسری کانفرنس ۳ جون کو کراچی میں منعقد ہوگی۔ جس کی صدارت وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کریں گے۔ اس کانفرنس میں مرکزی معاشرتی فلاح و بہبود کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے غور و خوض کیا جائے گا۔ اور مرکز کی طرف سے مختص کردہ اٹھارہ کروڑ روپے کی تقسیم پر غور کیا جائے گا۔ اسی قسم کی ایک کانفرنس پہلے کراچی میں ۱۸ اپریل کو ہو چکی ہے۔ اور یہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔

ٹریڈ افسروں کی تعداد بڑھائی جائیگی

کراچی ۱۸ مئی - آج یہاں بیرونی ممالک میں پاکستانی ٹریڈ افسروں کی کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی درآمدی و برآمدی تجارتی پالیسی اور ایجنسیوں سے لے کر گھریلو صنعتوں تک پر بحث ہوئی۔ اسی قسم کی ایک کانفرنس ۱۹۵۳ء میں ہوگی۔ کانفرنس کی آخری تقریر میں وزارت تجارت کے سیکرٹری نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے تجارتی افسروں کی تعداد دوگنا کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ ایسے افسروں کی تعداد صرف آٹھ ہے اور جن ملکوں میں یہ لوگ متعین ہیں ان میں امریکہ - برطانیہ - آسٹریلیا - ہندوستان اور ایران بھی شامل ہیں۔

کراچی ۱۸ مئی - پاکستان کے شعبہ صنعت نے نشر و اشاعت و منصوبہ بندی کا ایک دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو صنعتی اعداد و شمار کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا کرے گا۔

ایک سال کے اندر اندر مہاجرین کو جائز الاٹ شدہ متروکہ جائدادوں پر آباد کر کے بے دخلی کے خطرہ کو ہمیشہ کیلئے دور کر دیا جائیگا - مہاجرین کی آبادکاری کے موضوع پر پنجاب کے بحالیاتی کمشنر کی تقریر

لاہور ۱۸ مئی - مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں حکومت پنجاب کی پالیسی کے موضوع پر ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے پنجاب کے ایڈیشنل بحالیاتی کمشنر مرزا مظفر احمد نے کہا - یہ بات در اصل صحیح نہیں کہ مہاجرین سے متروکہ املاک کا وصول شدہ کرایہ سارے کا سارا ہندوستان کو دے دیا جائے گا۔ اس حالت میں جبکہ ان کے متروکہ املاک کے بارے میں ہندوستان کا رویہ خوشگوار نہیں۔ آپ نے بتایا کہ درحقیقت دونوں ملکوں میں کرایوں کی وصولی یکساں اصولوں پر ہوگی بلکہ غور سے دیکھا جائے تو وصول شدہ کرائے کا ۷۵ فیصدی ترقیوں پر خرچ ہو رہا ہے۔ ۲۳ فیصدی کے تک بجگہ تمام رعایت دی جاتی ہے۔ دس فیصدی رعایت بر وقت ادائیگی پر ملتی ہے۔ ۱۰ فیصدی سالانہ مرمت کیلئے ملتی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت اور میونسپل اداروں کو بہت سا ہاؤس ٹیکس ان املاک کے لئے واجب ہے۔ آپ نے بتایا کہ کرایوں کی عدم ادائیگی کے باعث اس وقت میونسپل اداروں کو ایک کروڑ سے زائد کا خسارہ ہو چکا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ شدت سے وصول کرایہ کی پالیسی در اصل کارخانہ داروں - اور بڑے دکانداروں کے خلاف روا رکھی جائے گی۔

آپ نے مکانوں کے الاٹیوں سے اپیل کی کہ وہ مرمت الاؤنس کا فائدہ اٹھائیں - اور ان جائدادوں کو جو اب پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہیں مزید تباہ ہونے سے بچائیں - اور اگر یہ دس فیصدی کافی نہ ہو تو بحالیاتی مرمت کے مراکز سے امداد حاصل کریں۔

آپ نے اس امر کا انکشاف بھی کیا کہ چونکہ متروکہ مکان اور دکانیں مہاجرین کے لئے بہت ناکافی ہیں لہذا حکومت بہت جلد نئے شہر بسانے کی تجویزوں پر عمل کرنے والی ہے جن کے لئے ۱۳ سکیمیں بن چکی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ غیر مسلم ۲۱ ہزار ۲ سو کے قریب مکان۔ ساڑھے ۴۷ ہزار کے قریب دکانیں۔ تین سو کے قریب غیر رجسٹری شدہ فیکٹریاں اور پانچ سو کے قریب رجسٹرڈ فیکٹریاں چھوڑ کر گئے تھے۔

تقریر کے دوران میں حکومت کی پالیسی کی بہ طریق احسن وضاحت کرتے ہوئے میاں مظفر احمد صاحب نے بتایا کہ حکومت کی موجودہ پالیسی کی رو سے ایک سال کے اندر اندر تمام مہاجرین کو اپنی موجودہ جائز مقبوضہ جائیدادوں کے مستقل قابض قرار دے دیئے جائیں گے - اور ان کے دلوں سے بے دخلی کا خطرہ ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔

نئی دہلی ۱۸ مئی - نئی دہلی میں ۳ جون کو وسیع پیمانے پر سوشلسٹ مظاہرہ کریں گے۔ اس میں کسانی پنچایت اور سوشلسٹ پارٹی کے قریباً ۳۰۰ اضلاع سے علاقائی نمائندے اور تیس ہزار سے زائد ورکر شرکت کریں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ سبکتگین روڈ لاہور سے شائع کیا

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضور کا ارشاد

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے۔ اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ اسی کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں۔ جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے۔ بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔"

(ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح منقول از الفضل ۲۱ مئی سنہ ۱۹۴۴ء)

خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی رسالہ ـــــ الطارق

عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

گذشتہ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ "الطارق" کے نام سے جاری کیا جائے۔ کوشش ہے کہ یہ رسالہ خدام الاحمدیہ کی مساعی کی رپورٹ تنظیمی، علمی اور تحقیقی مضامین کی اشاعت کر کے ہر طرح سے معیاری رسالہ بنے۔ اس کے لئے ہماری کوششوں کے علاوہ آپ کے تعاون کی بہت ضرورت ہے۔ یعنی مضامین بھجوائیے اور زیادہ سے زیادہ اس کے خریدار بنیئے۔ ہمارا خیال ہے کہ خدام الاحمدیہ کی ہر مجلس کے لئے اس کی خریداری لازمی ہو۔ اور ہر خادم جو صاحب استطاعت ہو اسے خرید کر فائدہ اٹھائے۔ اندازاً اس کا چندہ ۳ روپے سالانہ ہوگا۔ اور اگر یہ ماہوار ہو گیا۔ تو یہ چندہ یقیناً دوگنا ہو جائے گا۔

اندازہ لگانے کے لئے ہم مجالس سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مطلع کریں کہ پرچہ اگر واقعی مفید ہو تو کس قدر نوجوان خریدار بن جانے کی توقع ہے۔ یہ اندازہ جاننا ضروری ہے۔ پرچہ کی اشاعت کے بعد جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ اس کی اشاعت کے لئے مزید کوشش کریں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انصار کیلئے تبلیغی پروگرام

اراکین انصار۔ جنہوں نے اپنے حالات کے مطابق تنظیم انصار کے ماتحت تبلیغ کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ یا ہفتہ میں ایک دو گھنٹے یا مہینہ میں دو دن یا سال میں پندرہ دن دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مہتمم صاحبان تبلیغ اور زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ ہر ایک کے وعدے اور حالات کے مطابق ان کا تبلیغی پروگرام مرتب کر کے اس کی کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ اور ایک کاپی مرکزیہ دفتر انصار اللہ میں بھجوائیں۔ پھر اس پروگرام کے مطابق سب انصار سے تبلیغ کا کام لیا جائے۔ اور ان کی تبلیغی رپورٹ باقاعدہ لی جایا کرے۔ پھر ماہواری یا پندرہ روزہ رپورٹ میں ان کی کارگزاری کا خلاصہ اور نتیجہ مہتمم صاحب تبلیغ لکھ کر مرکز میں بھجوایا کریں۔

کسی انصار کو حتی الوسع فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں پیچھے نہ رہنے دیا جائے۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ

قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ـــ

فرمایا "قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود اذ هم علیها قعود۔ کے ذریعہ ایک دوسری پیشگوئی شروع کی گئی ہے پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور اسلام کو غالب کرے گا۔ چنانچہ اس کی دلیل یہ دی گئی تھی۔ کہ ماضی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ احیائے اسلام کے لئے ہمیشہ مجددین مبعوث کرتا رہا ہے۔ پس ضروری ہے کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے بالخصوص اس لئے کہ ہم ایک موعود کی بعثت کی خبر دے چکے ہیں"

"اب یہ بتاتا ہے کہ یوم موعود آسانی سے نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کے لئے مومنوں کو بڑی بھاری قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوم موعود کے متعلق بڑا زور دیا گیا تھا۔ اس لئے ممکن تھا کہ جماعت موعود یہ خیال کر لیتی۔ کہ یہ یوم موعود خود بخود آ جائے گا۔ ہمیں اس کے لئے کسی خاص جد و جہد سے کام نہیں لینا پڑے گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود کے ذریعہ اس خیال کا ازالہ کر دیا۔ اور بتایا کہ یہ یوم موعود آئے گا تو سہی مگر تمہیں

"اپنی جانوں کو قربان کرنا پڑیگا"

"اور مخالفین کے جور و ستم اور ان کے بھیانک مظالم کا ایک عرصہ تک تختہ مشق بننا پڑے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جماعت کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موتوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر ان قربانیوں کے جو صحابہ نے کیں۔ یا بغیر ان قربانیوں کے جو سابق انبیاء کی امتیں بجا لائیں ہم اپنے مقصود کو حاصل کر لیں گے تو ہم سے زیادہ احمق اور غلطی خوردہ اور کوئی نہیں ہو سکتا"۔

"اسلام اور احمدیت کی ترقی ہماری قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہی وہ موت ہے۔ جس میں حقیقی زندگی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ اسلام اور احمدیت کی ترقی کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-"

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں"۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"۔

(فتح اسلام صفحہ ۱۴ تا ۱۶)

ہر احمدی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر غور کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہو۔ اس وقت ہم سے جانی اور مالی مطالبہ ہو رہا ہے۔ مالی مطالبہ میں اس وقت جو تبلیغ بیرونی ممالک میں ہو رہی ہے اس کا مطالبہ وہی ہے جس کا آپ نے تحریک جدید میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور آپ سے تحریک جدید کے تبلیغی وعدے کے لئے کہا جا رہا ہے کہ اس عہد کو جلد سے جلد ادا کریں۔ اور اگر آپ اس سال کا وعدہ بجائے ۳۰ نومبر تک ادا کرنے کے ۳۱ مئی تک ادا کر لیں تو آپ سابقون الاولون میں بھی ہو جاتے ہیں۔ نیز اگر آپ کے ذمہ وعدہ میں سے گذشتہ سالوں کا بقایا ہے تو آپ کا اپنا اقرار ہے کہ میں ۳۰ مئی تک ادا کر دوں گا۔ پس آپ اپنے عہد کو تازہ کر کے ۳۰ مئی ۱۹۵۱ء سے قبل اپنے قرض سے سبکدوش ہوں۔ اے خدا ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تعلیم الاسلام کالج یونیورسٹی کبڈی ٹورنمنٹ کے فائنل میں

آج تعلیم الاسلام کالج کی کبڈی ٹیم میانوالی گورنمنٹ کالج کی ٹیم کو ۲۳ کے مقابلہ میں ۴۴ نمبروں پر شکست دے کر فائنل کھیلنے کی حقدار ہو گئی۔ اب فائنل میچ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ مئی کو ۶ بجے شام یونیورسٹی گراؤنڈ میں ہوگا۔ آج (۱۷ مئی) کے کھیل میں تعلیم الاسلام کالج کے تمام کھلاڑی نہایت اچھی طرح کھیلے۔ مگر رفیق اور قمر حسین کی کھیل نہایت نمایاں رہی۔ احباب فائنل میچ میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چودھری محمد فضل داد سپرنٹنڈنٹ کلب)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۹ مئی ۱۹۵۱ء

مُسلمانوں سے

کل الفضل میں ہم نے احراری اخبار "آزاد" لاہور کی اشاعت ۱۸ مئی ۱۹۵۱ء کا جو حوالہ نقل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ کس طرح احراری اپنے مسجد کو جلانے جیسے فعل شنیعہ پر پردہ ڈالنے کے لئے فریب نگاری سے کام لینا چاہتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ سے جو آپ نے امریکہ اور یورپ میں مساجد تعمیر کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے فرمایا ایک ٹکڑا لے کر اس پر اپنی کذب بیانی کا محل تیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

"آزاد" کا سوفسطائی استدلال یہ ہے کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدیوں کو ترغیب دلائی ہے۔ کہ وہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں تعمیر کریں۔ اس لئے مرزائیوں نے اس حکم کی تعمیل کے لئے سمندری میں مسجد تعمیر کرنا شروع کر دی۔ گویا "مرزائی" اپنی نماز کے لئے مسجدیں نہیں بناتے۔ صرف بے معنی طور پر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے ڈٹ جاتے ہیں۔ بات دراصل یہ ہے کہ اکثر احراری خود تو کبھی نماز پڑھتے نہیں۔ ان کو یہ سمجھ بھی نہیں آسکتی۔ کہ مسجد نماز پڑھنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ وہ تو ہر بات میں فتنہ کی صورت پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اگر ان کے دل میں نماز کی کوئی توقیر ہوتی تو مسجد کی توہین بھی گوارا نہ کرتے۔ اور اس کو اس طرح نذر آتش کیوں کرتے؟

اس سوفسطائی استدلال کو طول دے کر آخر احراری اخبار اس نتیجہ پر پہونچتا ہے۔

"امت مرزائیہ اپنے خلیفہ کے ہر اشارہ کو اچھی طرح سمجھتی ہے خلیفہ صاحب کی اس شہ پر مرزائی حضرات جو کچھ بھی کر گزریں انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ ہم عوام اور حکام کو بروقت خبردار کر رہے ہیں حکام سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ان مرزائیوں کو شر پھیلانے کی مہلت نہ دیں۔ اور عوام سے ہماری درخواست ہے کہ وہ صبر سے کام لیں اشتعال میں نہ آئیں۔ اور بہر صورت امن کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ اشتعال میں آجانا سخت کمزوری اور بے وقوفی کی نشانی ہے۔ باوقار قوم کے افراد کو باوقار طریقہ اختیار کرنا چاہیئے"۔

(آزاد ۱۸ مئی ۱۹۵۱ء)

"آزاد" فرماتا ہے کہ احمدی جو مسجدیں بناتے ہیں یہ خلیفہ صاحب کے اشارے پر بناتے ہیں اور مسلمانوں کو معلوم ہے کہ قرآن شریف و حدیث میں مسجدیں تعمیر کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اور اسلام میں مسجدیں بنانا شر انگیزی کے مترادف ہے اس لئے ہم اس اسلامی ملک کے حکام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان میں مسجدیں بنانے کو روکیں۔ کیونکہ مسجدیں بنانا جہاں اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے کیا جائے گا شر پھیلانا ہے۔

اس کے بعد احراری اخبار سمندری کی مسجد کے جلانے کا الزام مسلمانوں پر ثابت کرنے کے لئے ان کی بے صبری کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے تم ایسے کمزور اور بے وقوف ہو۔ کہ جب ہم تم کو اشتعال دلانے والی تقریریں کرتے ہیں۔ تو تم جھٹ بے صبر ہو جاتے ہو۔ اور اشتعال میں آجاتے ہو۔ اگر تم کمزور اور بے وقوف نہ ہوتے تو ہم تم کو کس طرح مسجدیں جلانے پر اکسا سکتے تھے گویا بقول مومن ؎

الٹے وہ شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

"آزاد" کہتا ہے کہ جب "مرزائی" مسجد بنائیں تو مسجد تو بے شک جلا دیا کرو۔ کیونکہ خدا اور رسول کا یہی فرمان ہے۔ مگر صبر کے ساتھ نہ کہ مشتعل ہو کر اور ڈھول ڈھمکے کے ساتھ اس طرح تو جس طرح تم نے سمندری ضلع لائل پور میں کیا ہے تمہاری کمزوری اور بے وقوفی ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ چوکس اور ہوشیار تھانیدار نے تم کو موقعہ پر گرفتار کر لیا ہے۔ اگرچہ ہم نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا۔ کہ تمہاری بازپرس نہیں ہوگی مگر تم نے بے وقوفی سے ہماری تدبیروں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور ہمیں بھی دشواری میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ اگرچہ بڑے بڑے احراری لیڈروں نے اکٹھے مل کر یہ شذرہ لکھا ہے۔ مگر پھر بھی پھسپھسا رہ گیا ہے۔ اور سوفسطائی استدلال کے بادلوں کے اندر سے آفتاب صداقت کی کرنیں نکل نکل کر حقیقت حال پر روشنی ڈال رہی ہیں۔ تم نے تو اپنی کمزوری اور بے وقوفی سے ہمارا پردہ ہی چاک کر کے رکھ دیا ہے:-

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

اس لئے یاد رکھو آئندہ ایسی کمزوری اور بیوقوفی نہ ظاہر کرنا۔ ہماری تدبیروں پر احتیاط سے عمل کیا کرو۔ یاد رکھو ہماری زبان عام ملکی زبان سے علیحدہ ہے۔ صبر سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ جرم کرتے ہوئے کبھی موقعہ پر نہ پکڑے جاؤ۔ اور اشتعال میں نہ آنے کے یہ معنے ہیں کہ اگر پکڑے جاؤ تو جھٹ کہہ دو۔ ہم "احراری" نہیں ہیں۔ ہم عام مسلمان ہیں۔ ہمیں مسجد بنانے پر اشتعال آگیا تھا۔ کیونکہ قرآن و حدیث میں یہی لکھا ہے کہ مسجدیں جلاؤ اور مسجد بنانے والوں کو مزہ چکھاؤ۔ اور جو سامان ملے اٹھا کر چلتے بنو۔ یہ مال غنیمت ہے۔ اور مال غنیمت ہر مسلمان کے لئے جائز ہے۔ اسی کا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

یہ تو ہے احراری اخبار "آزاد" کا مطلب کیونکہ جن کے نزدیک مسجد بنانا شرانگیزی ہے۔ ان کے نزدیک صبر اور مشتعل نہ ہونے کے یہی معنے ہو سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ احراری ان کو بدنام نہ کر سکیں۔ اور خود شرارتیں کر کے ان کے نام نہ تھوپیں تو وہ آگے آئیں اور احراریوں کو اس فتنہ طرازی سے روکیں۔ مثلاً سمندری کی مسجد کا ہی واقعہ ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ مسجد تو کیا عیسائیوں کا گرجا اور یہودیوں کا راہب خانہ بھی جلانا گناہ کبیرہ ہے اس لئے سمندری کے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اصل مجرموں کے خلاف نفرت کا اظہار کرے۔

یاد رکھئے اسلام ایک صداقت ہے۔ صداقت کی تائید صداقت ہی سے ہوتی ہے۔ اگر واقعی آپ کے دل میں اسلام کا ذرا سا بھی جذبہ ہے۔ اس سے محبت کی ایک رمق بھی ہے۔ تو آپ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اسلام کی تائید آپ جھوٹ سے نہیں کر سکتے۔ آپ جھوٹ سے اس کو بدنام نہیں کریں گے بلکہ جھوٹ آپ کو اسلام سے بالکل دور کر دے گا روشنی اور اندھیرا ایک جا جمع نہیں ہو سکتے کیا بکائن کے درخت سے آپ میٹھے اور خوشبودار آم پیدا کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں کر سکتے۔ تو اسی طرح آپ جھوٹ سے اسلام کو جو سراسر صداقت ہے سہارا نہیں دے سکتے۔ بلکہ اس کی جڑ پر کلہاڑی رکھتے ہیں

آخر میں ہم مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ "احراری لیڈر" احمدیت کے متعلق سر تا پا جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ ایک بھی سچ نہیں بولتے۔ ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ کوئی بھی پوری بات جو وہ احمدیت کے متعلق کہتے ہیں سچی ثابت کر دیں۔ تو ہم ان کو ہر ایسی بات کے لئے ایک آنہ کے حساب سے انعام دیں گے۔ آپ ایک آنہ کی حقیر رقم کو نہ دیکھیں۔ احراریوں کے لئے یہ کتنی عزت ہوگی۔ کہ ان کی ایک پوری بات ہی سچی ثابت ہوگئی ہے۔

احراریوں کا جھوٹ معلوم کرنے کے لئے ہم آپ کو ایک آسان طریقہ بتاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو حوالہ کوئی احراری مقرر پیش کرے۔ اس کو نوٹ کر لیں اور پھر اصل کتاب میں سے جس سے وہ حوالہ لیا جانا بیان کیا گیا ہے وہ حوالہ نکال کر پڑھیں انشاء اللہ جو اعتراض اس حوالہ کی بناء پر احراری مقرر نے پیدا کیا ہوگا اس کا جواب آپ کو اصل کتاب میں مل جائے گا۔

احراری مقررین کا جھوٹ معلوم کرنے کے لئے یہ بہت آسان نسخہ ہے۔ ہر مسلمان کا بطور مسلمان کے فرض ہے کہ وہ صداقت کی تلاش کرے کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اسلام سراسر صداقت ہے۔ اور جھوٹ صداقت کی تائید نہیں کر سکتا۔ اسلام دنیا میں جھوٹ مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جھوٹ کا قلع قمع کرے۔

مثال کے طور پر آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کا وہ خطبہ پڑھیں۔ جس سے "آزاد" نے ایک عبارت نقل کر کے احمدیوں کو شر انگیز ثابت کرنے کی فریب کارانہ کوشش کی ہے۔ یہ خطبہ "الفضل" کی اشاعت ۱۲ مئی ۱۹۵۱ء میں دوبارہ شائع ہوا ہے۔

مسلمانو! ایک دفعہ پھر غور فرمایئے۔ کیا اسلام نعوذ باللہ کوئی جھوٹا دین ہے۔ کہ اس کو اپنی حفاظت کے لئے احراریوں کی کذب بیانیوں اور افترا طرازیوں کی ضرورت ہے؟ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت نعوذ باللہ جھوٹی ہے۔ اور اس کو اپنی صداقت کے لئے عطاء اللہ شاہ بخاری کی سخن سازیوں اور تعلیوں کی ضرورت ہے؟

آپ سب جانتے ہیں کہ اسلام کے معنے سلامتی کے ہیں۔ امن کے ہیں تسلیم و رضا کے ہیں۔ کیا ایسے پاک اور مقدس دین کی حفاظت دھاندلی فتنہ انگیزی اور اشتعال طرازی سے ہوتی ہے؟ آپ گواہی دیں کیا کبھی احمدیوں نے بھی احراریوں کے یا کسی دوسرے کے جلسوں پر اینٹیں اور پتھر چلائے ہیں؟ کیا کبھی احمدیوں نے بھی احراریوں یا کسی دوسرے کے جائز حقوق پر چھاپہ مارا ہے؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ احمدیت کو مان لیں۔ آپ اپنے اعتقاد پر قائم رہیں۔ مگر یہ ضرور عرض کرتے ہیں کہ اسلام کے نام پر سچائی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ جھوٹ کی پیروی نہ کیجئے۔ یہ اسلام، اسلام کے خدا اور اسلام کے رسول کی توہین ہے۔

مسئلہ فلسطین کا پس منظر

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام)

(۲)

برطانوی سازش اور جنگ عظیم

ترکانِ احرار:۔ ترکی حکومت اس زمانہ میں وسیع مملکت تھی۔ مگر انتظامی لحاظ سے ترک یورپ کا مردِ بیمار اور قریب المرگ سمجھا جاتا تھا۔ مشہور ترکی سیاسی حزب "ترکانِ احرار" نے کافی کوشش کی۔ کہ وہ بیمار ترکی کو تندرست ترکی بنا دے۔ اس حزب کی پالیسی تھی۔ کہ عربوں کو داخلی آزادی دی جائے۔ اور امور مملکت میں کافی مراعات دی جائیں۔

عرب طلباء ترکی حکومت نے جن عرب نوجوانوں کو استنبول اور برلن میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بھیجا تھا۔ ان میں حب الوطنی اور آزادی کے جذبات موجزن ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ یہ طلباء افکار حریت کی اشاعت کرنے لگے۔

۱۹۱۳ء میں بمقام پیرس "عرب کانگرس" کا اجلاس ہؤا۔ جس میں عربوں کی داخلی وخارجی آزادی کا پروگرام بنایا گیا۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ جب سے یورپین اقوام نے عرب ممالک کی طرف توجہ دینی شروع کی ہے۔ ان کی پالیسی عربوں کو ترکوں کے خلاف اکسانا رہی۔ برطانیہ ترکی کے اثر ورسوخ کو مشرق وسطیٰ سے زائل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ یہاں کی جغرافیائی اور معدنی ثروت سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے برطانیہ ترکی کو یہاں سے بوریا بستر باندھنے پر مجبور کر رہا تھا۔

جرمن سیاست: برطانوی سیاست کے پیش نظر جرمن سیاستدان اپنے اثر ورسوخ کو مشرق وسطیٰ میں قائم کرنے کے لئے ترکوں سے ساز باز کر رہے تھے۔ عرب ممالک کے داخلی امن ونظام قائم کرنے میں ترکی حکومت خود مطمئن نہ تھی۔ اور وہ کسی خارجی مدد کی محتاج نہ تھی۔ چنانچہ جرمن گورنمنٹ نے ترکوں کے سامنے برلن سے بغداد تک ریلوے لائن بنانے کی خواہش کی تھی۔ جسے تقریباً منظور کر لیا گیا۔

"ترکانِ احرار" کا جرمنی کی طرف میلان تھا۔ اور وہ اس حکومت کی مدد سے عرب ممالک میں مستقل حکومت کے قیام کے حامی تھے۔ ان ایام میں حریت عرب کی تحریک اٹھی۔ جسے مغربی اقوام کی مدد حاصل تھی۔ ترکوں نے ان نازک حالات کے پیش نظر عربوں کو بہت حد تک داخلی آزادی دے دی۔ اور مرکزی اقتدار کو کم کر دیا گیا۔ مگر عرب مطمئن نہ ہوئے۔ اور وہ کامل آزادی کے جذبہ میں سرشار تھے مغربی اقوام اندر ہی اندر اپنا کھیل کھیل رہی تھیں۔ تاکہ ترکوں کے علاقہ کو کم کر دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ اور جیسا کہ بعد کے حالات نے بتایا۔ مغرب نے اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور ترک وعرب دونوں کو کمزور کر دیا گیا۔

ٹی۔ ای۔ لارنس:۔ مسٹر ٹی۔ ای۔ لارنس مشہور برطانوی جاسوس ترکوں کے خلاف عرب ممالک میں پروپیگنڈا کر رہا تھا۔ ان میں قومیت کا تخیل پیدا کر رہا تھا۔ عرب سیاسیات میں برطانوی اثر ورسوخ کے لئے دل وجان سے کوشاں تھا۔ عربوں اور ترکوں کے تعلقات پہلے ہی کسی حد تک کشیدہ تھے۔ مگر لارنس نے اب منظم اور وسیع طریقے اختیار کر کے ان تعلقات کو اور بھی خراب کر دیا۔

۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم کے شعلے یورپ میں بھڑک اٹھے۔ ترک عوام جرمن سیاسیات کی طرف مائل تھے۔ ترکی حکومت کا رویہ اتحادی اقوام کے خلاف تھا۔ اس لئے ترکوں نے برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

شریف مکہ:۔ برطانوی گورنمنٹ نے عرب ممالک سے مدد حاصل کرنے کے لئے شریف مکہ حسین بن علی سے گفتگو کا آغاز کیا۔ انگریزوں نے شریف مکہ کا انتخاب اس کام کے لئے اس لئے کیا۔ کہ شریف مکہ کا ذاتی اثر عرب ممالک میں کافی تھا۔ اور ان کو عرب عوام عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جنگ عظیم شروع ہونے پر عرب ممالک میں داخلی امن برباد ہو گیا۔ اور بغاوتیں شروع ہو گئیں۔ اس لئے اتحادیوں کو عربوں کے تعاون کی ضرورت تھی۔ اور اس کے لئے زمین ہموار ہو چکی تھی۔

سلطان عبدالحمید نے جہاد کا اعلان کر دیا تھا۔ جہاد کے فرمان پر سلطان نے شریف مکہ سے دستخط طلب کئے۔ شریف مکہ حسین بن علی نے کہا۔ کہ میں مدد دینے کے لئے تو تیار ہوں۔ مگر میں دستخط اس لئے نہیں کرتا۔ کہ برطانوی فوج کو جدہ اور مکہ معظمہ پر حملہ کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور بحیرۂ احمر کے ساحل سے برطانوی بیڑا ارض حجاز پر حملہ آور ہو گا۔

لارڈ کچنر:۔ ۱۹۱۴ء کے موسم بہار کے شروع میں شریف مکہ حسین بن علی کے تیسرے صاحبزادے عبداللہ (آپ آج کل شرق اردن کے بادشاہ ہیں) مصر پہنچے۔ لارڈ کچنر ان دنوں قاہرہ (مصر) میں برطانوی سفیر تھے ہز مجسٹی کنگ عبداللہ کی کچنر سے کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ کنگ عبداللہ نے کچنر سے دریافت کیا۔ کہ اگر میرے والد ترکوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں۔ اور اعلانِ جنگ کر دیں۔ تو ان حالات میں برطانوی حکومت کی پالیسی کیا ہو گی۔ (دیکھو دنیائے شہرزاد)

جیسا کہ سابقہ سطور میں اختصاراً بتلایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ کی دیرینہ خواہش یہ تھی۔ کہ عرب ترکوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ مگر اس موقع پر شریف مکہ حسین بن علی نے شرائط بہت سخت پیش کی تھیں۔ اس لئے اس معاملہ میں کچھ التوا ہو گیا۔ لارڈ کچنر کے اختیارات میں ان شرائط کو قبول کرنا نہ تھا۔ اس لئے لارڈ موصوف نے ان تمام حالات کی مفصل رپورٹ پیش کر کے وزیر اعظم برطانیہ سے مشورہ چاہا۔ اور برطانوی وزارت کے مشرقی سیکرٹری مسٹر ارنلڈ اسٹار کو مفصل رپورٹ پیش کر دی۔ اور اپنا ایک خاص سکرٹری "علی آفندی" نامی کو مکہ معظمہ روانہ کر دیا۔ تاکہ وہاں وہ خود قریب سے بعض حالات کی تحقیقات کر سکے۔ چنانچہ علی آفندی مکہ سے شریف کا یہ تحریری بیان لایا۔ کہ تمام حجاز بغاوت کے لئے آمادہ ہے۔ صرف برطانوی مدد کی ضرورت ہے۔

(دنیائے شہرزاد)

سر ہنری میکموہن:۔ ۱۹۱۵ء میں سر ہنری میکموہن برطانیہ کے ہائی کمشنر مقرر ہو کر قاہرہ پہنچتے ہیں۔ خط وکتابت کا سلسلہ مابین شریف مکہ اور برطانوی ایجنٹ جاری تھا۔ شریف مکہ کی طرف سے بعض مطالبات مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) عرب ممالک کو کلیتہً آزادی دے دی جائے۔ اور حدود ذیل کے مطابق عرب ممالک کی آزادی ہو۔

— شمال میں مرسین سے ایران کی سرحد تک۔

— مشرق میں شط العرب اور ساحل خلیج فارس سے بحر ہند تک۔

— مغرب میں بحر احمر سے عقبہ تک۔

۲۔ انگریز عربوں کی خلافت کو تسلیم کریں۔

۲۴ر اکتوبر ۱۹۱۵ء کو برطانوی وزارت خارجہ کے ایماء پر سر ہنری میکموہن نے شریف مکہ کو یقین دلاتے ہوئے یہ جواب دیا۔ کہ حکومت برطانیہ عربوں کی خدمات کے صلے میں ان کی آزادی تسلیم کرے گی۔ شریف مکہ حسین بن علی کی مجوزہ حدود میں فلسطین کا علاقہ بھی شامل تھا۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس خط وکتابت میں فلسطین کا نام تک نہ آیا۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ فلسطین شام کے ماتحت تھا۔ اور اس کا صوبہ شمار ہوتا تھا۔ اس لئے واضح طور پر فلسطین کا نام اور ذکر خط وکتابت میں نہ آسکتا تھا۔ اور نہ ہی اس وقت فلسطین کے متعلق کوئی اختلاف تھا۔ ویسے شریف مکہ کے مطالبات میں فلسطین کا علاقہ بھی شامل تھا۔

میں اس جگہ اس امر کا اظہار کر دوں۔ کہ لارڈ کچنر اور برطانوی وزارت خارجہ کی طرف سے فلسطین کے متعلق مستقبل میں ایک خطرناک سکیم تھی۔ جو الفاظ میں مستور تھی۔ اور اسکی تاویل اپنے حق اور تائید میں کی جا سکتی تھی۔ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

الغرض اتحادیوں نے شریف مکہ سے غلط وعدہ کیا۔ کہ تمام عرب ممالک کی ایک آزاد متحدہ سلطنت قائم کی جائیگی۔ جس کا بادشاہ شریف مکہ حسین بن علی ہو گا۔ اور وہ جنگ میں برطانیہ اور فرانس کی حمایت کرے گا۔ اور ترکوں سے رشتہ مودت توڑے گا۔

جنوری ۱۹۱۶ء میں سر میکموہن نے حسین بن علی کو مراسلہ بھیجا۔ کہ اب فوری عملی کارروائی کرنا شروع کر دیں۔ چنانچہ عربوں نے برطانوی افواج کے دوش بدوش ترکوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔

بغاوت عرب:۔ عرب ممالک کی زمین ترکوں کے خلاف ہموار ہو چکی تھی۔ قلوب میں ترکوں کے خلاف بغاوت کی امنگ موجود تھی۔ شریف مکہ نے فروری ۱۹۱۶ء سے باقاعدہ بغاوت کی تیاری شروع کر دی۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے فیصل کو شام میں بھیجا۔ اس جگہ اس امر کا بھی اظہار کر دیا جائے۔ کہ شامی لوگ اغیار کے مقابلہ پر ترکوں کا ساتھ دینے کو ہی تیار تھے۔ مگر مشہور ترکی گورنر جمال پاشا کی سفاکانہ سیاست نے شامیوں کو ترکی کے خلاف کر دیا۔ خاکسار راقم کو شام میں بہت سے زعماء سے ملنے کا اتفاق ہؤا ہے۔ اور عرب سیاسیات کے اوراق پارینہ اور جدیدہ پر گفتگو کا موقعہ ملا ہے۔ اکثر ان میں جمال پاشا کی سیاست سے نالاں ہیں۔ بلکہ ان کا یہ کہنا ہے۔ کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں نے جمال پاشا کی سیاست سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور ان ممالک کو اغیار کے سپرد کر دیا گیا۔ جمال پاشا نے بعض عرب زعماء کو پھانسی پر چڑھا دیا۔ بعض بھاگ گئے چنانچہ امیر شکیب ارسلان نے یہ حالات اپنی مایۂ ناز تصنیف "حاضر العالم الاسلامی" میں تحریر کئے ہیں۔ اس جگہ اس امر کا اظہار تاریخی لحاظ سے کر دینا ضروری ہے۔ کہ عربوں اور ترکوں کی جنگ دراصل عربوں کے اتحاد پر کاری ضرب تھی۔ فریقین کو آپس میں بیٹھ کر تمام حالات پر غور کرنا ضروری تھا۔ مگر برطانوی سازش کامیاب ہو رہی تھی۔

شکیب ارسلان امیر ارسلان نے اپنے متعدد سیاسی مضامین میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ فریقین (عرب وترک) نے اس جنگ میں افسوسناک غلطی کی ہے۔ اور یورپین حکومتوں کی سازش اور خطرہ سے ہم لوگ غافل تھے۔

بغاوت اور خفیہ معاہدہ:۔ عربوں نے ۱۹۱۶ء میں بغاوت شروع کر دی۔ اور ترک اپنے آپ کو عرب ممالک میں اجنبی کی حیثیت میں شمار کرنے لگے

باقی دیکھو صفحہ ۸ پر

تجارت میں کامیابی کے اہم گُر! (۱)

از ملک محمد اکبر علی خان صاحب واقف زندگی — لاہور

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے ہماری پیشانی عرق ندامت سے تر ہو جاتی ہے کہ آج مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں پست اور ذلیل ہو رہے ہیں۔ ان کی مالیات، اور اقتصادیات تو اس حد تک زبوں ہو چکی ہیں۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ مسلمانوں نے تجارت کے ذریعہ سے ہی ترقی کی اور اس کے ذریعہ سے انہوں نے نہ صرف خود فارغ البالی وخوشحالی حاصل کی۔ بلکہ ہمسایہ اقوام کو بھی نہایت فیاضی کے ساتھ ترقی اور عروج کے درس دیئے۔ مگر افسوس کہ آج خود اس درس کو بھول کر ہر طرح کی ذلت ورسوائی کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں۔

تجارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی پسندیدہ پیشہ تھا۔ آپ نے سالہا سال تک تجارت کی۔ اور اسے "افضل الکسب" فرمایا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے رزق کے دس حصوں میں سے ۹ حصے تجارت میں رکھے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں اسے عبادت اور جہاد بھی فرمایا ہے۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمان اس فرمان خداوندی کو بھول گئے ہیں۔ اور اس کی طرف بالکل آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ اس مختصر مضمون میں میں اس امر پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا کہ کس طرح قلیل سرمایہ سے تجارت میں کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

سو سب سے پہلے اس بات کا جاننا ضروری ہے۔ کہ تجارت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے استقلال کی بہت ضرورت ہے۔ اس کے بغیر اس میدان میں انسان ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ بعض اوقات بام عروج پر پہنچتے وقت ذرا سی بھی کم ہمتی انسان کو اٹھا کر کہیں سے کہیں پھینک دیتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تجارت کوئی پارس کا پتھر نہیں۔ کہ ذرا سا رگڑا اور سونا بن گیا۔ لیکن دوسری طرف یہ پارس سے بھی زیادہ زود اثر ہے۔ کہ اسے رگڑنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی اور دولت ہے کہ کھچی چلی آ رہی ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہی ممکن ہے۔ کہ اسے محنت و ہمت اور مستقل مزاجی سے اتنے عروج پر پہنچا دیا جائے۔ کہ آٹھ دس پشتوں تک کمائی میں کمی ہونے یا نقصان ہونے کا خطرہ ہی ٹل جائے۔ اخبار بین احباب سے یہ امر مخفی نہیں کہ کئی کمپنیاں ایسی ہیں۔ جن کے بجٹ چھوٹی موٹی حکومتوں کے مجموعی اخراجات سے بھی کہیں زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ ہمسایہ ملک ہندوستان پر ہی نظر ڈالیں۔ اس میں آپ کو درجنوں ایسے تجارتی ادارے ملیں گے۔ جن کی سالانہ آمدنیاں کئی ایک ریاستوں کے بجٹ سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر آپ ان تجارتی اداروں کی ہسٹری شیٹ History Sheet معلوم کریں گے۔ تو آپ کو عموماً یہی نظر آئیگا کہ ان کے قائم کرنے والے بڑے عزم رکھتے۔ اور انہوں نے بڑی ہمت وصبر اور پیہم استقلال کے ساتھ اپنی تجارت کو جاری رکھا۔ اور ایک وقت آیا۔ کہ جب کہ ان کے ہاں دولتوں کے انبار لگ گئے۔ ایسی ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر چونکہ یہ امر ہر کس و ناکس کے علم میں ہے اس واسطے یہاں ان کا تذکرہ موزوں نہیں۔

دوسری بات جس کا ہر تاجر کو ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے۔ وہ اس کی ساکھ ہے۔ تجارتی دنیا میں یہ مشہور بات ہے۔ کہ چاہے لاکھ کا نقصان ہو جائے مگر ساکھ نہ جائے۔ دراصل تجارت میں ساکھ کا ریڑھ کی ہڈی کا سا مقام ہوتا ہے۔ اگر مارکیٹ میں اس کی ساکھ قائم ہے۔ تو اسے ہرگز زوال نہیں آ سکتا۔ کئی تاجر میں نے ایسے دیکھے ہیں۔ کہ جیب میں ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا۔ مگر سینکڑوں بلکہ ہزاروں کا سودا کر لیتے ہیں۔ اور رقم کے بھگتان کے معاملہ میں بھی پورے اترتے ہیں۔ بعض اوقات مال جب اٹک جاتا ہے اور اس کی نکاسی معین وقت کے اندر نہ ہو۔ تو ایسے تاجر اپنے وعدہ کا پاس رکھنے کے واسطے دوسروں سے قرض لے کر رقم کا انتظام کر دیتے ہیں۔ اس طرح جس تاجر سے مال لیا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے تعلقات بدستور خوشگوار رہتے ہیں

بعض اوقات کاروبار میں ایسے موقع بھی آتے ہیں۔ کہ جس شخص سے قرض لیکر مال کی رقم کا بھگتان کیا ہوتا ہے۔ اس کو رقم ادا کرنے کا وقت بھی آ پہنچتا ہے۔ اور مال کی نکاسی فی الحال نہیں ہوئی ہوتی۔ یہ وقت کسی اچھے تاجر کے واسطے بہت ہی نازک وقت ہوتا ہے۔ اس وقت رقم کی ادائیگی نہ کرنا اس کی تجارتی زندگی کے لئے موت کے مترادف ہوتا ہے۔ کم فہم اور پست ہمت تاجر ایسے وقت جھوٹے حیلے بہانے بنا کر اپنے وقار کو بچانا چاہتے ہیں۔ لیکن مستقل مزاج اور بلند ہمت تاجر اس وقت بھی حوصلہ نہیں چھوڑتے۔ اور کسی دوسرے فریق سے قرض لے کر پہلے فریق کو ادا کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی ساکھ کو بچا لیتے ہیں۔ یہ طریقہ اسلام میں جائز ہے۔ اور احمدیہ لٹریچر میں میرے علم میں پہلی بار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ایک مضمون کے ذریعہ سے آیا۔ یہ مضمون پچھلے سال الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

تیسرا امر جس کا جاننا تاجر احباب کے واسطے نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ ہے کہ بلاوجہ قرض ہرگز نہ لیا جائے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ بلاوجہ قرض لے لیتے ہیں۔ اور وقت پر صحیح جذبات کے ساتھ اس کی ادائیگی کی کوشش نہیں کرتے۔ اس کے نتائج نہایت ہی خطرناک نکلتے ہیں۔ آپس میں محبت مفقود ہو کر نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو کہ بڑھتے بڑھتے کبھی کبھی دشمنی کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے۔ دلوں سے محبت، مہر و فا اٹھ کر بغض و حسد، کینہ اور عداوت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو کہ ذہن پر چھا کر دلوں میں افسردگی اور مایوسی پیدا کر دیتے ہیں۔ جن کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ذہنی سکون کے نہ ہونے سے کاروباری مصروفیات پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور تجارت ترقی کی بجائے تنزل کی طرف رخ کر لیتی ہے۔

یہ درست ہے کہ قرض لینا برا نہیں مگر اسی صورت میں جب کہ صحیح ضرورت کے ماتحت لیا جائے اور انہیں جذبات کے ساتھ لوٹا دیا جائے۔ جن کا اظہار قرض لیتے وقت کیا جاتا ہے۔ قرض لیتے وقت ہر انسان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا کوئی ایسی صورت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ قرض نہ لیا جائے۔ اور کام بھی چل جائے۔ اگر قرض لیتے وقت ہر آدمی ایسا سوچے تو لازماً اگر وہ اس سے بالکل اجتناب نہیں کر سکیگا۔ تو یقیناً اس میں کمی ضرور کر دے گا۔ اور یہ بھی اس کے واسطے ایک افادی پہلو ہو گا۔

اسلام نے بلاضرورت قرض لینے کو بہت ہی برا فعل گردانا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آج کل مسلمان اس کے الٹ بلاوجہ معمولی باتوں کے واسطے عظیم قرضے لے لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات اپنے حلقہ احباب میں اس کا چرچا فخریہ کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مجلسی زندگی میں ان کا بہت بڑا اثر ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرضہ لیا۔ مگر اس میں زیادہ قرضہ دینی ضروریات، اسلامی جنگوں، جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر اسلامی ترقیات کے واسطے ہی ہوتا تھا۔ اپنی ذاتی ضروریات کے واسطے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت ہی کم قرضہ لیا ہے۔ اگر ہم کتب حدیث اور تواریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی صدہا مثالیں ملیں گی۔ کہ گھر میں تو کھانے کے واسطے ایک کھجور بھی نہیں ہے۔ اور مسجد میں بیٹھے ہوئے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لاکھوں دینار، عربوں میں، اسلحہ و دیگر تیاریوں کے واسطے تقسیم کر رہے ہیں۔ اور یہ رقوم بعض صحابہ کرام رضی کی فی سبیل اللہ پیش کردہ اور بعض قرضے کی ہوتی تھیں۔ عام مسلمانوں میں آج کل بالکل اس کے الٹ ہو رہا ہے۔ آج جمہور مسلمانوں میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی ایک مثال ایسی نہیں ملے گی کہ قرض لے کر کسی دینی ضرورت کو پورا کیا جائے۔ مگر ذاتی ضروریات اور سامان تعیش کے واسطے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں روپے قرض لینے کے واسطے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے باپ دادا کی جائداد کو بھی رہن رکھنا پڑے تو ہرگز دریغ نہیں کرتے۔ پھر اس روپیہ سے جس قدر فضولیات اور شیطانی حرکات سرانجام دی جاتی ہیں۔ وہ اظہر من الشمس ہیں۔ جب ادائیگی کا وقت آتا ہے۔ تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں چھپے چھپے رہتے ہیں۔ مکان پر آنا جانا ترک ہو جاتا ہے۔ اگر گھر میں ہوں تو بیوی بچوں سے کہلواتے ہیں۔ کہ گھر میں نہیں ہیں۔ اس طرح ان معصوم روحوں کو بھی اپنے سیاہ اعمال سے بلاوجہ تکلیف دو ذلت کے دوزخ میں دھکیلتے ہیں ہزاروں مرتبہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ایک جھوٹ بول کر اسے چھپانے کے واسطے بیسیوں اور جھوٹ تراشے جاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

اپنوں میں ذلت، غیروں میں خواری۔ دوستوں میں بے عزتی اور دشمنوں میں ہنسائی اور پھر بھی معاملہ ختم نہیں ہوتا۔ قرض خواہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ گھر میں تو کھانے کو پہلے ہی نہیں ہوتا۔ عدالت میں پیروی کس طرح کی جائے۔ غرضیکہ وہاں بھی سخت رسوائی و بے عزتی ہوتی ہے۔ اور آخر کار ڈگری ہو کر نوبت قرقی کی آتی ہے۔ رہی سہی عزت بھی لٹ جاتی ہے۔ اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورتمند اور حاجتمند ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اس وقت کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا۔ اپنے غیر ہو جاتے ہیں دوست دشمن بن جاتے ہیں عزیز چھوٹ جاتے کہ سیاہ بختی میں انسان کا اپنا سایہ بھی ساتھ نہیں ہوتا۔ زندگی بے مزہ بلکہ بدمزہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض تو ؎

"اس زندگی سے تو موت ہی بہتر ہے اے خدا"

کہہ کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ یہ نرم و نازک جسم کسی ریل کی پٹڑی پر کچلا ہوا یا کسی ندی نالے میں ڈوبا ہوا یا کہیں گلے میں پھندا لٹکا ہوا یا کسی تیز اوزار سے گلا کٹا ہوا ملتا ہے۔ بچے یتیم۔ بیوی بیوہ اور عزیز واقارب دلفگار۔ بوڑھے والدین سینہ کوبی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان بھیانک و ہولناک نتائج کا دن رات مشاہدہ کرتے ہوئے بھی بہت کم ہیں جو کہ سبق حاصل کرتے ہیں۔ ہزارہا شاد و آباد گھرانے اس عادت بد کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔ ان گنت متمول خاندان لٹ کر ذلیل ہو گئے اور لاتعداد خاندان جن کے ٹھاٹھ بڑے رئیسانہ و شاہانہ تھے، ایسے مٹے کہ صفحہ ہستی پر اپنا نشان بھی نہیں چھوڑا۔ تقسیم ملک سے پہلے مسلمانوں کی کتنی بڑی بڑی جائدادیں و عظیم الشان زمینداریاں تباہ ہو کر غیر مسلموں کے متمول و عزت و ثروت کا باعث بنیں۔ (باقی)

ترقی کی طرف ایک اور قدم

امانت تحریک جدید میں چیک بک اور پاس بک سسٹم کا اجرا

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوستوں کے روپیہ کی مزید حفاظت کے لئے امانت تحریک جدید میں چیک بک اور پاس بک سسٹم جاری کر دیا گیا ہے۔ جو دوست اپنا حساب امانت تحریک جدید میں کھلوائیں گے۔ انہیں خوبصورت دیدہ زیب چیک بک جس کے ہر چیک پر نمبر لگا ہوا ہوگا دی جائیگی۔ اور بنکوں کی مانند امانت دار صرف اس چیک کے ذریعے ہی رقم برآمد کرا سکے گا اس کے علاوہ ہر امانتدار کو ایک پاس بک جس پر دفتر وقتاً فوقتاً اندراجات مکمل کرتا رہیگا۔ دی جائیگی۔

صرف پانچ روپے سے آپ اپنا حساب کھلوا سکتے ہیں چیک بک اور پاس بک کیلئے کوئی اجرت وصول نہ کی جائیگی۔ رقوم کی ترسیل کا خرچ بھی صیغہ امانت تحریک جدید اپنے پاس سے ادا کرے گا۔ رقم جس وقت چاہیں واپس لی جا سکتی ہے۔

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

”میں تحریک جدید کیلئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی امانت رکھیں۔۔۔۔۔ یہ فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی“

آج ہی اپنا حساب امانت تحریک جدید میں کھلوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

قومی بچت

چندہ اخبار کی وصولی کے لئے دفتر کا یہ طریق ہے کہ جس ماہ میں جس دوست کی قیمت اخبار ختم ہونیوالی ہو۔ اس کی اطلاع اخبار کے ذریعہ دیدی جاتی ہے اور لکھدیا جاتا ہے کہ آپکی قیمت اخبار ختم ہے۔ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھجوادیں۔ جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا دستی طور پر وصول نہیں ہوتی۔ اختتام میعاد سے دس دن قبل اُن کی خدمت میں وی پی کر دیا جاتا ہے۔ اخبار با قاعدہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اگر وی پی وصول نہ کیا جائے اور واپس آجائے تو اخبار روک لیا جاتا ہے۔

بعض اوقات وی پی کی رقم ڈاکخانہ سے وصول نہیں ہوتی۔ خریدار کی طرف سے اطلاع ملنے پر کہ انہوں نے وی پی وصول کر لیا ہے۔ ۱۴ آنہ کا ٹکٹ لگا کر ڈاکخانہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس وی پی کی رقم آپنے وصول فرمالی ہے۔ ادا کریں۔ ڈاکخانہ تحقیقات کرتا ہے۔ اس شکایت پر بعض دفعہ کئی کئی مہینے اور بعض دفعہ سال بھی لگ جاتے ہیں۔ مگر رقم ملنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس لئے خریداران صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوادیا کریں اور وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس سے وی پی کا خرچ اور دوبارہ فیس دینے کا خرچ۔ خط وکتابت کا وقت بچ جاتا ہے۔ اسکے علاوہ پرچہ رک جانے کی شکایت ہی نہیں ہوسکتی۔

وی پی پر پانچ آنہ آپ کو دینے پڑتے ہیں۔ پھر ڈاکخانہ سے رقم نہ ملنے پر مزید ۱۴ آنہ خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اس میں آپ کا نقصان ہے۔ اور پریشانی اسکے علاوہ ہوتی ہے۔ دفتر کے وقت کا نقصان ہوتا ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی بھجوادیا کریں۔

(مینیجر)

ضرورت ہے

تحریک جدید۔ ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے امیدواروں کی ضرورت ہے

(۱) اسسٹنٹ آڈیٹر۔ معیار قابلیت:- میٹرک یا اس کے مساوی تعلیم ہو۔ حسابات کا آڈٹ کرنا جانتا ہو۔ تعمیرات کے اکاونٹس کے آڈٹ کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی تنخواہ حسب لیاقت۔

(۲) اکونٹنٹ۔ حسابات کے رجسٹر اور کھاتے رکھنے کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ انگریزی میں معمولی خط وکتابت کرسکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

تمام درخواستیں وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ کے نام ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

درخواست کے ہمراہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق آنا ضروری ہے

آخری انتخاب ربوہ میں ملاقات کے بعد ہوگا۔ ربوہ آنے جانیکا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا

نوٹ:- منتخب شدہ امیدواروں کو چھ ماہ کے اندر اندر تحریک جدید کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق امتحان پاس کرنا ہوگا۔

وکیل المال ثانی

مسئلہ فلسطین کا پس منظر

(بقیہ صفحہ ۴)

شہروں اور دیہات میں ترکی حکومت اور حکام کے خلاف منافرت پیدا ہو گئی۔

برطانوی گورنمنٹ کو مال کی ضرورت تھی جنگی قرضہ کی اپیل کی گئی۔ یہودی قوم بڑی مالدار ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے بنکوں میں ان کا کافی سرمایہ موجود تھا۔ یہودیوں کے لیڈر مسٹر وائزمین اور دوسرے زعماء نے کوشش کر کے برطانوی گورنمنٹ کے لئے جنگی قرضہ دینے پر یہود کو آمادہ کیا۔ یہود نے اس وقت کو غنیمت جانا اور مختلف برطانوی سیاست دانوں سے فلسطین میں "یہودی وطن" کے متعلق گفتگو شروع کر دی اور ساتھ ہی اپنے حق میں پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا۔

برطانوی حکومت یہودیوں کی مالی مدد کے پیش نظر اتنی جلدی فلسطین میں "یہودی وطن" کی تجویز کا اعلان کرنا عام سیاست کے خلاف سمجھتی تھی اس لئے اس میں تو التوا ہو گیا مگر ایک خفیہ معاہدہ "سائیکس پیکو" برطانیہ اور فرانس کے درمیان ہو گیا۔ فرانس کی للچائی ہوئی نظریں لبنان و فرانس کے خوبصورت ملک پر ایک عرصہ سے تھیں۔ لبنان کا پہاڑی علاقہ آب و ہوا اور مناظر جمیلہ کی وجہ سے خاص جاذبیت رکھتا ہے اور ویسے بھی فرانس کو بیروت کی بندرگاہ کی اپنی تجارتی اغراض کے لئے ضرورت تھی۔ برطانیہ کی طرف سے اس معاہدہ پر سر سائیکس نے دستخط کئے۔ اور فرانس کی طرف سے "جارج پیکو" نے معاہدہ کی رو سے لبنان و شام فرانس کے حصہ میں عراق و فلسطین انگریزوں کے حصہ میں دیدیا گیا۔

یہودی لیڈر مسٹر وائزمین نے ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۷ء تک کئی دفعہ پیرس اور روم کا سفر کیا اور اس نے فرانس برطانیہ اور اٹلی کی حکومتوں سے یہودیوں کے لئے فلسطین میں وطن بنانے کے لئے رضامندی حاصل کر لی۔

عرب ممالک میں جنگ تو ہو رہی تھی۔ ترکوں کی اس جنگ میں کیا حالت تھی اور عربوں کا کیا رویہ تھا۔ اس کے متعلق مشہور جرمن کمانڈر "Leamann van Sanders" جو ترکی افواج کے ساتھ مڈل ایسٹ میں انگریزوں کے خلاف جنگ کرتا رہا۔ وہ اپنے خیالات کا اس طرح اظہار کرتا ہے کہ جب برطانوی افواج فلسطین میں داخل ہوئیں تو ان کے لئے مقامی باشندوں کی طرف سے بہت سی آسانیاں تھیں اور ترکوں کو ایک ہی وقت میں انگریزوں اور عربوں سے مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ (دنیا کے شہرزاد)

اس عرصہ میں برطانوی گورنمنٹ نے اپنے حق میں امریکن گورنمنٹ کی رائے حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ امریکہ کے یہودیوں نے برطانوی سیاست دانوں پر اثر ڈالنا شروع کر دیا۔ امریکہ بھی جنگ میں جرمن کے خلاف تھا۔ چنانچہ برطانوی وزیر خارجہ لارڈ بلفورڈ نے ایک خط امیر ترین یہودی لیڈر روتھشیلڈ کو تحریر کیا۔ یہ خط ۲ نومبر ۱۹۱۷ء کو تحریر کیا گیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"دفتر وزارت خارجہ

۲ نومبر ۱۹۱۷ء پیارے لارڈ

مجھے بادشاہ سلامت کی حکومت سے یہودی صیہونی تجاویز (جو کیبنٹ کو بھجوائی گئی تھیں اور منظور کر لی گئی تھیں) کے ساتھ ہمدردی کا مندرجہ ذیل اعلان آپ کو بھجواتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

بادشاہ سلامت کی حکومت کا نقطہ نظر فلسطین میں یہودیوں کے وطن کے قیام کی تائید کرے گا۔ اور حکومت اس مقصد کے لئے انتہائی کوشش کرے گی۔ یہ اچھی طرح معلوم رہے کہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جائے گا جو فلسطین میں رہنے والی غیر یہودی جماعتوں کے شہری اور مذہبی حقوق کے خلاف ہو یا کسی غیر ملک میں یہودیوں کے حقوق اور سیاسی مرتبہ کے خلاف ہو۔"

میں شکر گذار ہوں گا اگر آپ یہ اعلان صیہونی فیڈریشن کے علم میں لے آئیں۔

آپ کا (لارڈ) بلفورڈ

برطانوی سیاست پر کبھی نہ مٹنے والا داغ

برطانوی سیاست میں یہ نہ مٹنے والا داغ ہے کہ ایک طرف تو برطانیہ کے نمائندے مصر میں شریف مکہ سے یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ عرب ممالک کو آزاد کر دیا جائے گا۔ اور دوسری طرف فرانس اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ ہو جاتا ہے جس میں عرب ممالک کو تقسیم کر لیا جاتا ہے۔ اور تیسرا معاہدہ فلسطین میں یہودیوں کا قومی وطن" کے سلسلہ میں ہوتا ہے۔ شریف مکہ اعلان بالفور سے سخت پریشان ہوا۔ اس گھبراہٹ اور احتجاج میں حکومت برطانیہ کی طرف سے یہ پیغام ملا کہ یہودیوں کو فلسطین میں صرف اس حد تک آباد ہونے کی اجازت دی جائے گی جس حد تک ان کا آباد ہونا عربوں کی سیاسی اور اقتصادی آزادی کے مطابق ہوگا اور ان کے قومی حقوق کو نقصان نہ پہنچے گا

جنگ عظیم کے نتیجہ میں برطانیہ نے عرب ممالک کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ لارڈ ایلن بی نے بیت المقدس پر دسمبر ۱۹۱۷ء میں مکمل قبضہ کر لیا اور فلسطین بیک وقت ترکوں اور عربوں کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔

چین کو اسلحہ بھیجنے پر پابندی کے سوال پر روس کا مقاطعہ

فلشنگ میڈوز ۱۷ مئی: روس نے آج اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کو اسلحہ وغیرہ مہیا کرنے پر پابندیاں لگانے کی تجویز پر اقوام متحدہ کے تحت مباحثہ کا مکمل مقاطعہ کرے گا۔ آج جب کمیٹی نے اس مسئلہ پر بحث شروع کی۔ تو مسٹر جیکب ملک نے اس بات پر اعتراض کیا۔ اکمیٹی کو کمیونسٹ چین پر پابندیاں لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جنرل اسمبلی اور پولٹیکل کمیٹی کو بھی اس امر کا کوئی اختیار نہیں کہ وہ میثاق اقوام متحدہ کے مطابق اس قسم کی کوئی پابندی عائد کر سکے۔ آپ نے اعلان کیا کہ امریکہ کا حکمران طبقہ نہایت شرمناک قراردادوں کے ذریعہ اس امر کی کوشش میں مصروف ہے۔ کہ چین کی عوامی حکومت پر اس قسم کی پابندیاں اقوام متحدہ کے ذریعہ لگائے۔ آپ نے اس امر کا الزام بھی امریکہ پر لگایا۔ کہ وہ کوریا کے پر امن سمجھوتہ کے تمام راستے مسدود کرنا چاہتا ہے۔ اور کوریا میں جنگ کو تیز کرنا چاہتا ہے۔ اس قسم کی قراردادوں سے صاف ظاہر ہے کہ امریکہ جنگ کو جاری رکھنے اور اس میں توسیع کرنے کے فعل کا مرتکب ہو رہا ہے۔

کوریا کے وسطی محاذ پر کمیونسٹوں کا نیا حملہ

وسطی محاذ جنگ، ۱۷ مئی: وسطی محاذ پر ۳۰ میل لمبے مورچوں پر کمیونسٹ فوجوں نے اقوام متحدہ اور جنوبی کوریا کی فوجوں پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ جس کے متعلق یہ خیال ہے۔ کہ یہ کمیونسٹوں کا موسم بہار کے حملہ کا دوسرا دور ہے۔ محاذ جنگ کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کے پہلے حملہ کو اقوام متحدہ کی فوجوں نے ناکام بنا دیا۔ لیکن کمیونسٹوں کے دوسرے جوابی حملہ نے دباؤ کو بہت زیادہ کر دیا ہے۔ حملہ کو سات گھنٹے گزر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اتحادی مورچوں پر کمیونسٹوں کے حملے ہو رہے ہیں

اجناس خوردنی کے سلسلہ میں بین المملکتی مذاکرات

کراچی ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت جلد دہلی میں فوڈ سیکرٹریوں کے درمیان ایک کانفرنس ہوگی۔ تاکہ اجناس خوردنی کے متعلق تجارتی معاہدے پر غور و فکر کیا جائے۔ ان مذاکرات کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ معمول کے مطابق ہو رہی ہیں۔ کیونکہ بعض امور کے انتظامی معاملات کو طے کرنے کی ابھی ضرورت ہے۔ ... سیکرٹری وزارت خوراک ہندوستان کل یہاں پہنچے۔ اور انہوں نے وزارت خوراک کے ذمہ دار حکام کے ساتھ بات چیت کی۔ جو ہندوستان کو اجناس خوردنی سپلائی کرنے کے سلسلہ میں تھیں۔ بعض امور کے متعلق قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور بعض امور ایسے رہ گئے ہیں۔ جن پر تبادلہ افکار نئی دہلی میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں کیا جائے گا۔ آج یہاں جو بات چیت ہوئی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بالکل تسلی بخش طور پر ہوئی۔

امریکہ فوجی قوت میں کمی نہیں کریگا

واشنگٹن ۱۷ مئی: صدر ٹرومین نے آج نیشنل کانفرنس ان سٹی زن شپ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر امریکہ نے اپنے اتحادیوں کی مدد نہ کی۔ تو اسے تن تنہا تیسری جنگ کے خطرے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ نے فرمایا۔ کہ جب تک ہمارے اتحادی طاقتور نہیں ہوتے۔ اس وقت تک روس انہیں اپنے تسلط میں آہستہ آہستہ لیتا چلا جائے گا۔ اس وقت اگر ہم نے ایک پائی کی بچت کی۔ تو کل ہمیں اپنے سپاہیوں کی جانیں قربانی کرنی پڑیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ امریکہ کی فوجوں کی تعداد میں کمی کا مطلب جنگ کی دعوت دینا ہوگا۔ اور امریکہ اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوگا۔

اجناس خوردنی میں ملاوٹ کرنیوالوں کی فوراً اطلاع دیجئے

لاہور ۱۷ مئی: مسٹر ایس۔ ایس جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک بیان میں عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ اگر انہیں کسی ایسے دکاندار کا علم ہو۔ جو اشیاء خوردنی میں ملاوٹ کرتا ہوں۔ تو وہ اس کی اطلاع مع اسکے پتہ کے ارسال کریں۔ تاکہ ایسے لوگوں کی گوشمالی کی جا سکے جو اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کیری منڈی پر چھاپہ کے بعد لوگوں کی طرف سے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں انہیں مبارکباد دی جا رہی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ عوام حکومت کے اس اقدام پر خوش ہیں۔ اور ہر قسم کی امداد کے لئے آمادہ ہیں۔ آپ نے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔